قسط ۲

پروفیسر شاہد تسنیم ایم۔ اے

ایک سیاسی محاسبہ اور جائزہ

مرزا قادیانی اور قادیانیت

سامراج نوازی اور ملت فروشی کی جھلکیاں

اب ہم مرزا صاحب کی سامراج نواز اسلام دشمن پالیسی اور دینی رہنماؤں کے نقطۂ نظر پر اجمالی نگاہ ڈالتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے سامراج کی آہنی گرفت میں دینا چاہتا تھا اور دیگر اکابر آئینی جدوجہد سے آزادی کے خواہاں تھے۔ مرزا صاحب کی کارستانی ذاتی مفاد، شخصی وجاہت اور نمود پسندی کے لئے تھی اور یہ لوگ قومی ہمدرد تھے اس ضمن میں ہم مرزا صاحب کی امتیازی خصوصیات گنواتے ہیں:

۱۔ مرزا صاحب نے برطانوی سامراج کی خوشنودی کے لئے دین اور ضمیر کو داؤ پر لگایا۔

۲۔ مرزا صاحب نے انگریز کی نہایت ہی گھٹیا الفاظ میں خوشامد کی اور بہت نچلی سطح پر اس کے حق میں پروپیگنڈا کیا۔ انہوں نے کاسہ لیسی اور حاشیہ برداری کی جو ذلیل مثال قائم کی اس پر انہیں فخر رہا، ان کا دعویٰ تھا کہ برطانوی گماشتوں کے لئے جو خدمات انہوں نے انجام دی ہیں وہ کوئی اور نہیں دے سکتا۔ اس خدمت کے مقابلے میں وہ اپنے والد غلام مرتضےٰ ۱۸۵۷ء کے شہداء کے خون سے ہاتھ رنگنے کے طعنے اور اپنے خانوادہ کے حریت پسندوں کی لاشوں کو روندنے کے کارناموں کو ہیچ سمجھتے ہیں۔

۳۔ مرزا صاحب نے برطانیہ کے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے مسلمانوں سے موقع پرست اور غدار چنے اور باقاعدہ ایک تحریک اور ایک ایسے ادارے کی بنیاد رکھی جس کا کام انگریز کی سیاسی دھاندلیوں اور مسلم کش پالیسیوں کی حمایت کرنا تھا۔ اور جس کا خمیر ہی ملت فروشی اور استعمار نوازی سے اٹھایا گیا تھا۔

۴۔ مرزا صاحب نے مسلمانوں کی ازلی غلامی اور مسلسل محکومی کے لئے خدا کی وحی کی سند مہیا کی انگریزی

کارندوں کی اندھا دھند اطاعت کے لئے خدا اور رسولؐ کے نام کی آڑلی۔ ان کے خدا نے انہیں جتنے الہامات، کشوف، رویاء اور خوابوں سے نوازا ان میں سے ایک بھی انگریز کے سیاسی مفاد اور ان کی مطلق حاکمیت کے خلاف نہیں ــــ۔ سامراج کی زہرہ گداز چیرہ دستیاں اور رب قادیان کی خاموشی معنی خیز دکھائی دیتی ہے۔

۵۔ مرزا صاحب نے اپنے الہامات سے جہاں مسلمانوں کی عملی قوت کو معطل کرنے کے جتن کئے اور انہیں سیاسی جدوجہد سے روکا وہاں انہوں نے انگریز کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ من مانی کاروائیاں کرے۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ انہوں نے انگریز کے ان سیاہ کارناموں کو جن کو حقیقت پسند یورپین بھی بُرا کہتے ہیں۔ اس خوبی سے پیش کیا جیسے وہ بڑے احسانات ہیں اور کبھی بھی تاریک گوشوں کی نقاب کشائی نہ کی۔ شیخ کلیسا نواز نے امن کا ڈھنڈورا پیٹ کر اسلام کا محاسبہ کیا۔ لیکن یورپ سے قطعاً درگزر کر گئے۔

۶۔ مرزا صاحب نے اسلام کے سیاسی مستقبل کو تو تاریک بنا ہی ڈالا تھا۔ معاشی اور اخلاقی پہلو کا بھی ستیاناس کر کے رکھ دیا۔ اسلام کو ایک نظریۂ حیات کی بجائے چند رسومات اور مباحث کا پلندہ بنا ڈالنے کی مذموم سازش کی۔ قرآنی وحی میں پنجابی عربی کی پیوندکاری کی، انبیاء کی عظمت کو خاک میں ملانے کے لئے نہ صرف خود نبی بنے بلکہ نبوت کی فیکٹری کھلوا دی، مسیح موعود کا دعویٰ کر کے جہاد کی کلیتاً تنسیخ کر دی، جہاد کے قرآنی فلسفے کے برعکس اپنی طرف سے جہاد کا ایک تصور وضع کر کے اس بنیادی رکن کو بدنام کیا، اسلام کے دینی ورثہ کو سبوتاژ کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کے خلاف شرانگیز اور گندا لٹریچر شائع کرانے کے لئے دیگر مذاہب کے فلسفوں پر اوچھے حملے کئے۔ محمدی بیگم سکینڈل کے نتیجہ میں جہاں پادریوں اور آریوں نے مرزا صاحب کی ذات پر حملے کئے وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے خلاف بھی دریدہ دہنی کا باب کھولا۔

۷۔ مرزا صاحب نے کھلم کھلا برطانوی امپریلزم کی بالادستی کے لئے راہ ہموار کی خصوصاً اسلامی ممالک کو ورس محکومی دیا۔ برطانوی گماشتوں کے ذریعے ہزارہا روپیہ کا لٹریچر مصر، شام، مکہ، مدینہ، کابل روم اور دیگر اسلامی ممالک میں بھجوایا اس میں انگریز کے خلاف لڑنے کی ممانعت اور ان کی سیاسی حاکمیت کو تسلیم کرنے کی پرزور اپیل تھی حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب عرب ممالک یورپی ریشہ دوانیوں اور سیاسی چیرہ دستیوں کا شکار ہو چکے تھے اور موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ حد تو یہ ہے کہ قادیان میں بیرون پروپگنڈا کے لئے ایک خفیہ مرکز قائم کیا اور "بعض شریف

عربوں" کو تیار کر کے اسلامی ممالک میں روانہ کیا تاکہ وہ برطانوی سامراج کو قدم جمانے کا موقع دیں۔

علمائے کرام ذہنی طور پر انگریز کی بالادستی کو برداشت نہ کر سکتے تھے اس لئے وہ علماء جن کے زیادہ متشددانہ خیالات تھے۔ وہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور دیگر ولی اللہؒ مکتب کے متبع ہیں۔ ہندوستان کو دارالحرب قرار دیتے تھے ان علماء کے خلاف جاسوسی اور مخبری کے لئے مرزا صاحب نے جمعہ کی تعطیل کا شوشہ چھوڑا تاکہ علماء کرام اور حریت پسندوں کی اندر ہی اندر پھیلنے والی تحریک کو سبوتاژ کیا جائے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے ایک اشتہار شائع کروا کر برطانوی افسران کے پاس بھیجا جس میں حکومت کو مشورہ دیتے ہیں:

"بعض دوسرے نالائق نام کے مسلمان جن کی تعداد قلیل ہے اس ملک برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دے کر اپنے خود تراشیدہ خیالات کی رو سے جمعہ کی فرضیت کے منکر ہیں۔ کیونکہ ان کا گمان ہے کہ برٹش انڈیا دارالحرب ہے اور دارالحرب میں جمعہ فرض نہیں رہتا۔ پس کچھ شک نہیں کہ جمعہ کی تعطیل سے ایسے بدباطن کمال صفائی سے شناخت کئے جائیں گے، کیونکہ اگر باوجود تعطیل کے پھر بھی وہ جمعہ کی نمازوں میں حاضر نہ ہوئے تو یہ بات کھل جائے گی کہ درحقیقت وہ نالائق اس گورنمنٹ کے ملک کو دارالحرب ہی قرار دیتے ہیں۔ تبھی تو جمعہ کی پابندی سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ اس صورت میں یہ مبارک دن نہ صرف مسلمانوں کی عبادات خاصہ کا ایک دن ہوگا۔ بلکہ گورنمنٹ کے لئے ایک سچے مخبر کا کام دے گا۔ اور ایک معیار کی طرح کھرے اور کھوٹے میں فرق کر کے دکھلاتا رہے گا۔[۱]"

قادیانی کسی بھی مسلمان عالم کا نام بتائیں جو اس غداری کا مرتکب ہوا ہو اور جس نے انگریزوں کے کان میں اس شرعی مسئلے کو ڈالا ہو کہ دارالحرب میں جمعہ فرض نہیں ہوتا۔ بات یہاں تک ہی ختم نہیں ہوتی مرزا صاحب نے اپنے دوسرے اشتہار "قابل توجہ گورنمنٹ" میں صاف طور پر کہا:

"چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لئے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک چھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اس اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ نقشہ اس غرض کے لئے تجویز کیا گیا ہے کہ تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو ایسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ

---

[۱] تبلیغ رسالت جلد پنجم مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی مؤلفہ قاسم علی قادیانی۔ فاروق پریس قادیان ۱۹۲۲ء ص۔

گورنمنٹ کی خوش قسمتی ہے کہ برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے خلاف ہیں اس لئے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں ــــــ لیکن ہم گورنمنٹ میں بادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے۔ جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک مکمل راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بالفعل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام درج ہیں گورنمنٹ کو نہیں بھیجے جائیں گے، صرف اطلاع دہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں فقط یہی مضمون (نام پتہ علاقہ وغیرہ) درج ہے براہِ درخواست بھیجا جاتا ہے، ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ و نشان یہ ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد پنجم۔ اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ ص۱۱) مرزا صاحب نے جہد کی تعطیل کے مسئلے کی آڑ میں ان کی جاسوسی کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور حکومت کی سیاسی خیر خواہی کے لئے ملّت فروشی کو اپنا شعار بنایا۔ دوسرے کسی مسلمان عالم یا رہنما نے اس دیدہ دلیری سے ایسی حرکت کرنے کی جرأت شاید ہی کی ہو۔ دوسرے ہم نے عرض کیا کہ مسلمان زعما و سیاسی جدوجہد اور مسلمانوں کے حقوق کے حصول کے لئے کوشاں تھے۔ اور مرزا صاحب اس کو سبوتاژ کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ اس کی مثال انجمن اسلامیہ لاہور کے اس میمورنڈم سے لگائی جا سکتی ہے۔ جو انہوں نے مختلف ہندوستان کے مشاہیر کو روانہ کیا تاکہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی ملازمت اور اردو زبان کی ترویج کے لئے مسلمانوں کیطرف سے مطالبہ پیش کیا جائے۔ مرزا صاحب نے مسلمانوں کے ان مطالبات کو پس پشت ڈال کر اس بات پر زور دیا کہ گورنمنٹ کے دل میں نقشِ وفاداری جمانا چاہئے اور انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی (علماء کرام سے ایسے فتوے حاصل کرے جن میں) مربی و محسن سلطنت انگلشیہ کے خلاف جہاد کرنے کی صاف ممانعت ہو۔ ان کو خطوط بھیج کر ان کی مہریں لگوا کر مکتوبات علماء ہند کے نام سے پھیلایا جائے۔" (اسلامی انجمن کی خدمت میں التماس ضروری۔ براہین احمدیہ حصہ سوم مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی مطبع سفیر ہند پریس امرتسر)

اس روش کا سرسید اور علی گڑھ سکول کے اکابر کی مساعی سے موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کہ وہ مسلمانوں کی تعلیم ان کی ملازمت اور اردو زبان کی ترویج میں ہمہ تن مصروف رہے اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی دینے کے مطالبات پیش کرتے رہے اور مسیح قادیان جہاد کی تنسیخ اور سامراجی کی حاشیہ برداری میں مصروف رہا۔ ■■